سوال

(75) اذان سن کر مسجد سے باہر جانا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اگر کوئی آدمی مسجد میں ہو اور اذان ہو جائے تو کیا کسی ضرورت کے پیش نظر مسجد سے باہر جانا جائز ہے؟ ہمارے ہاں عام طور پر کہا جاتا ہے کہ اذان کے بعد مسجد سے نہیں نکلنا چاہیے خواہ کتنی سخت ضرورت ہو۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

اذان ہو جانے کے بعد مسجد سے بلا ضرورت نکلنا جائز نہیں ہے حضرت ابو شعثاء سے مروی ہے کہ ایک آدمی عصر کی اذان کے بعد مسجد سے نکلا تو حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ''اس نے ابو القاسم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نافرمانی کی ہے۔'' [1]

اس سلسلہ میں ایک مرفوع روایت بھی ہے چنانچہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انھوں نے کہا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جب تم مسجد میں ہو اور نماز کے لیے اذان ہو جائے تو تم میں سے کوئی شخص نماز پڑھنے سے پہلے مسجد سے باہر نہ نکلے۔'' [2]

ہاں اگر کوئی ضرورت پیش نظر ہو اور مسجد سے نکلے بغیر وہ ضرورت پوری نہ ہو سکتی ہو تو مسجد سے نکل سکتا ہے بشرطیکہ جماعت سے قبل مسجد میں واپس آ جائے چنانچہ امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی صحیح میں ایک عنوان اس طرح قائم کیا ہے کیا کوئی آدمی مسجد سے ضرورت کی بنا پر نکل سکتا ہے؟

پھر انھوں نے ایک حدیث بیان کی ہے، حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہا ایک مرتبہ تکبیر ہو چکی تھی، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصلے پر نماز پڑھانے کے لیے تشریف فرما تھے آپ کو اچانک یاد آیا کہ انہیں نہانے کی ضرورت ہے، آپ نے ہمیں فرمایا: ''تم اپنی جگہ پر ٹھہرے رہو۔ آپ گھر تشریف لے گئے اور نہا کر واپس آ گئے جب کہ آپ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا تھا، پھر آپ نے تکبیر تحریمہ کہی اور ہمیں نماز پڑھائی۔'' [3]

بہر حال اگر کوئی ضرورت ہو تو مسجد سے اذان کے بعد نکلنے میں کوئی حرج نہیں ہے بشرطیکہ جماعت کے وقت مسجد میں آ کر نماز ادا کرے اور بلاوجہ اذان کے بعد مسجد سے نکل کر باہر جانا منافقت کی علامت ہے ایک مسلمان کو اس سے گریز کرنا چاہیے۔

---

[1]۔ صحیح مسلم، المساجد: 655۔

[2]۔ مسند امام احمد، 537۔ ج 2۔

[3]۔ صحیح بخاری، الغسل: 275۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ اصحاب الحدیث

جلد: 3، صفحہ نمبر: 96

محدث فتویٰ